مولانا شيخ محمد عادل رباني

معافی طلب کرو جب تک سانسیں چل رہی ہیں

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

"انسانوں کے لیے ان کے حساب [کا وقت] قریب آ گیا ہے، جب کہ وہ غفلت میں پڑ کر اس سے منہ پھیر رہے ہیں۔" ((قرآن ۲۱:۰۱)۔ صدق الله العظیم۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ یوم الحساب قریب آ رہا ہے۔ لوگ غفلت کی حالت میں ہیں؛ ان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آتا۔ وہ اس سے دور رہنا چاہتے ہیں، اپنے طریقے پر چلتے رہتے ہیں۔ یوم الحساب آسان نہیں ہے۔ یہ آسان ہوتا ہے کیونکہ اللہ ﷻ معاف کرنے والا ہے۔ حکومت، خاص طور پر، کچھ جگہوں پر، محصول اکھٹا کرنے والے ادارے، حساب کتاب کا بہت ہی مضبوط نظام چلاتے ہیں۔ وہاں معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔ وہ کہتے ہیں، تم کسی کا قتل کر دو اور وہ تمہیں معاف کر دیں گے؛ لیکن اگر تم یورپ یا امریکا میں اپنے حساب میں کوئی غلطی کر دو، وہ تمہیں معاف نہیں کریں گے۔ وہ تمہیں قید کر دیں گے۔ تمہیں نہیں پتا کہ تمہیں کب آزادی ملے گی۔ اللہ ﷻ کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ اللہ ﷻ کے ساتھ بھی حساب ہوگا۔ یوم الحساب سے پہلے، جب تک تمہاری سانسیں باقی ہیں، جب تک تم اس دنیا میں زندہ ہو، اگر تم اللہ ﷻ سے معافی (مغفرت) مانگو گے، تو اللہ ﷻ تمہیں معاف کر دے گا۔ تمہارا حساب ختم ہو جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر تم توبہ کر لو، معافی مانگو، اور اپنے گناہوں کے لیے اللہ ﷻ سے استغفار کرو، تو اللہ ﷻ تمہیں معاف کر دے گا۔

لہذا، اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ یہ قریب آ رہا ہے، اور وہ ﷻ لوگوں کو کہہ رہا ہے کہ ان دنوں کو ضایا نہ کرو۔ معافی کے دن مت ضایا کرو۔ جب تک تم صحتمند اور قابل ہو، دنیا کا سفر کرو، مگر اللہ عز و جل کے راستے سے نہ بھٹکنا۔ اللہ ﷻ کی رحمت سے دور مت رہنا۔ اللہ ﷻ کی رحمت وسیع ہے۔ اسی لیے، یہ معلوم نہیں کہ کب کوئی انسان اپنی آنکھیں بند کرے گا یا اپنی آخری سانس لے گا۔ یقیناً کوئی بھی یہ نہیں بتا سکتا ہے کہ وہ ایک گھنٹے یا ایک دن بعد زندہ رہے گا؛ کوئی بھی یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ لہذا اللہ عز و جل ہمیشہ کہتا ہے، "یہ قریب آ چکا ہے، یہ نزدیک ہے۔" آخرت قریب ہے، دور نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کا دن بہت دور ہے۔ بھلے ہی قیامت دور ہو، تمہاری قیامت تو اس وقت ہوگی جب تم اپنی آنکھیں بند کرتے ہو اور پھر دوبارہ اسے کھولتے ہو۔ قیامت کے دن تم اپنی قبر سے باہر نکلو گے اور روز محشر کی طرف جاؤ گے۔ "کیا ہوا؟ کیا ہم یہاں تھے اتنے سال؟ وقت کتنی جلدی گزر گیا۔" پلک جھپکنے کے برابر، اللہ عز و جل یہ فرماتا ہے، لوگ حیران حالت میں روز محشر کی طرف جائیں گے۔ جو نیک اعمال کریں گے وہ شکر ادا کریں گے اور اللہ ﷻ کی حمد کریں گے کہ انہوں نے نیک اعمال کیے۔ جو دنیا میں اللہ ﷻ سے دور تھے، انہیں آخرت

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

میں پشیمان ہوں گے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں ان کے پشیمان ہونے کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے کہا، ہر شخص کو چاہیے کہ دنیا میں رہ کر اللہ ﷻ سے مغفرت طلب کریں۔ اللہ ﷻ ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

لہذا، جب لوگ تفریح یا دین سے دور چیزوں کی باتیں کرتے ہیں، تو تم دیکھو کہ وہاں ہزاروں لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ وہاں شامل ہونے کے لیے بھاگتے ہیں، یہ سوچ کر، "وہاں تفریح ہے، چلو مزہ کرتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں۔" مگر اللہ ﷻ کے راستے کے معاملے میں وہ دور رہ جاتے ہیں اور سوچتے ہیں، "کیا واقعی ایسا کچھ ہے؟" اللہ ﷻ انہیں حکمت دے اور سمجھ عطا فرمائے۔ وہ ﷻ انہیں ہدایت دے، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ انہیں صحیح راستے سے گمراہ نہ کریں۔

وَمِن اللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ الفاتحۃ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۰۷ جون ۲۰۲۶ / ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص